بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

ایک شخص آپ کے پاس آتا ہے اور آپ اس سے بے حد متاثر ہوتے ہیں۔ بھلا چنگا انسان معلوم ہوتا ہے۔ نہایت تعلیم یافتہ اونچا لمبا، ترقی یافتہ اتنا کہ ایک خلق خدا اس کے علم اور ہنر سے فیض پاتی ہے۔ اس کا دیا ہوا علم صدیوں پر محیط ہے۔ کیا ایشیا تو کیا افریقہ سب اس کے گن گاتے ہیں۔ وہ آپ سے کہتا ہے دیکھو دیکھو خدا ایک نہیں بلکہ ایک کے اندر تین ہیں۔ وہ مقدس باپ ہے اور اس نے یسوع مسیح کو بھی پیدا کیا۔ جس کو خداوند نے رہتی دنیا کیلئے نجات دہندہ بنا کر بھیجا۔ پس تم اس پہ ایمان لے آؤ تا تمہاری نجات یقینی ہو جائے۔ **اب آپ کیا کریں گے؟؟؟**

یقیناً آپ اپنی مذہبی کتاب قرآن کریم کو کھولیں گے۔ وہ آسمانی کتاب جو ہستی باری تعالیٰ کا قدم قدم پر پتا دیتی ہے۔ جس پر آپ کو اپنی ہستی اور وجود سے بھی زیادہ پختہ یقین ہے۔ اور جب آپ اس کتاب کو رہنمائی کیلئے کھولیں گے تا آپ اس مسئلے کا حل تلاش کر سکیں۔ تو یہ کتاب آپ کی اس طرح رہنمائی فرماتی ہے۔

1. قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ 2. ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ 3. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ 4. وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ۔

اور جب آپ خدا کا کلام، پڑھتے ہیں تو اس شخص سے کہتے ہیں۔ گو کہ تم ایک بھلے مانس انسان ضرور دکھائی دیتے ہو اور تم نے انسانیت پر بڑے کرم بھی کئے ہیں۔ پر میں تمہاری اس بات پر غور بھی نہیں کر سکتا کیونکہ میری آسمانی کتاب جو ھدایت کا سر چشمہ ہے وہ مجھے اس بات کا ثبوت دیتی ہے کہ اللہ تو ایک ہے نہ وہ جنا گیا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے۔

لہٰذا میں تمہاری بات پر صرف اس صورت میں غور کر سکتا ہوں جب تم میری کتاب کو باطل ثابت کر دو یا میں خود اس کو اپنی پشت میں ڈال دوں۔

اب ایک اور شخص آپ کے پاس آتا ہے۔ نہایت ہی خوش مزاج، لب و لہجہ بے حد شاندار۔ صدیوں کا علم بھی اس کے پاس ہے۔ تمام حوالے بھی آپ کو فراہم کرتا ہے۔ آپ سے کہتا ہے دیکھو دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ اسلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور یہی تمام بزرگانِ دین، بشمول صحابہ اکرام کے یعنی تمام امت کا متفقہ عقیدہ رہا ہے۔ تم بھی ساتھ شامل ہو جاؤ اور ہاتھ اٹھاؤ تا اللہ عیسیٰ مسیح کو آسمان سے نازل فرمائے تا وہ اپنے پیارے نبی کی اُمت کی شیرازہ بندی کرے۔

اب آپ کیا کریں گے ؟؟؟

آپ یقیناً اپنی کتاب جس پر آپ کا کامل ایمان ہے کو پھر سے کھولیں گے اور اس میں سے ہی ہدایت کو تلاش کریں گے ۔ کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ صرف اور صرف یہ کتاب یعنی قرآن کریم ہی ہر پیدا ہونے والے مذہبی مسئلے کا حل پیش کرتی ہے اور یہ کتاب ہی صرف آخری معیار کے طور پر بحیثیت جج تسلیم کی جاسکتی ہے۔

جب آپ قرآن رہنمائی کیلئے کھولتے ہیں۔ تو یہ عظیم کتاب چودہ سو سال سے قائم حیات مسیح کے عقیدے کو آپ پر اس طرح کھول کر رکھ دیتی ہے۔

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ.

لہذا آپ اس شخص کو نہایت ہے مودبانہ انداز میں کہتے ہیں کہ بھائی آپ اپنے صدیوں کے علم کا ٹوکرا اپنے پاس ہی رکھیں۔ ہمارے تو مہدی نے ایک نہیں تیس آیات قرآنی سے اس مسیح ابن مریم کی وفات کو ثابت کر کے رکھ دیا ہے۔ جس کو تم زندہ آسماں پر چڑھائے بیٹھے ہو۔ وہ تو اپنی طبعی زندگی جی کر مر چکا ہے۔ ہم آپ کے اس عقیدہ کے جو قرآن کے ہی خلاف ہے غور بھی کرنا گوارا نہیں کر سکتے۔ خواہ وہ اموی خلیفاؤں کے ایمان کا حصہ رہا ہو یا عباسیوں یا عثمانیوں کے۔ ہمارے مہدی نے تو اس باطل عقیدے کا حل ہمیں قرآن سے ثابت کر کے دے دیا۔ آپ ہمیں معاف ہی رکھیں۔

لہذا میں تمہاری بات پر صرف اس صورت میں غور کر سکتا ہوں جب یا تم میری کتاب کو باطل ثابت کر دو یا میں خود اس کو اپنی پشت میں ڈال دوں۔

پھر آپ کے پاس ایک اور شخص آتا ہے۔ بظاہر معقول انسان دکھائی دیتا ہے۔ چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ، سر پر خلافت کا تاج، ایک ہاتھ پر ظفر اللہ خان اور دوسرے ہاتھ پہ عبد السلام اور زبان پر آزادی ضمیر کے نعرے سجائے۔
آپ سے کہتا ہے دیکھو دیکھو خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق تھے اور خدا نے بڑی شان سے آپ پر اس پیشگوئی کو پورا فرما دیا۔ تم اس کو مان لو اور اس کی کامیابیوں اور کامرانیوں کے نیچے آکر اپنی عاقبت سنوارو۔

اور آپ کو متاثر کرنے کیلیئے وہ جھنڈے بھی دکھاتا ہے جو اس نے جگہ جگہ گاڑھے، ہزاروں صفحات قرآن کی تفسیروں کے جو اس کی زیر نگرانی ہوئے۔ دنیا کے ممالک پر اس کے اثرو رسوخ کے قصے سناتا ہے اور مال و دولت آور اپنے مصلح موعود کے خلیفاؤں کے شاہانہ طرز زندگی سے بھی متاثر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

بڑی بڑی گاڑیاں، بنگلے، زمینیں اور لاکھوں مزارے سب ہی حاضر خدمت ہیں بھی خوب دکھاتا ہے۔

تو اب آپ کیا کریں گیں؟؟؟؟

لیکن یہ کیا...........اس بار آپ اپنی کتاب قرآن کریم، فرقان حمید کے کھولنے کے نام پر ہی........ آپ کے ہاتھوں پر اس قدر لرزاں۔ کیوں؟۔ آپ کی دل کی دھڑکنیں اس قدر بے ہنگم۔ کیوں؟ اور آپ کے ماتھے پر شکنیں آور منہ میں کف۔ پر یہ تو وہی قرآن ہے جس سے تم میدان مارا کرتے تھے۔ کیا یہ بالکل وہی قرآن نہیں ہے۔ پر اب کیا ہوا جب تم سے تقاضا کیا جاتا ہے کہ قرآن کو جج بناؤ، معیار بناؤ تو تم بات بے بات پر منھ میں کف بھر لاتے ہو۔

پر کیوں آج تم سے ایک مدعی کا دعوی اس کتاب سے ثابت نہیں ہو پا رہا۔ پر آج یہ کتاب اس قدر ناقص کیوں ہو گئی۔ کتاب ناقص ہو گئی یا ایک جھوٹے مدعی مصلح موعود کو ماننے کے بعد تم ناقص ہو گئے؟؟؟

تو پھر اے محمودیوں ہم تمہارے مصلح موعود مرزا بشیر الدین کے دعوے کو کیسے سچا تسلیم کر لیں۔ نا تو تم نے قرآن کو باطل ثابت کیا اور نہ ہی ہم نے قرآن کو اپنی پشت پہ پھینکا۔

ملتی ہے بادشاہی اس دیں سے آسمانی۔۔۔ اے طالبان دولت! ظل ہما یہی ہے

ہے نا سوچنے کی بات۔

والسلام

مقصود احمد

27/11/2015